DANISH

(Research Journal)

No. 11 & 12
Year : 1994

Published by

Post Graduate Department of Persian
University of Kashmir
Srinagar-190006

Through

Book Media

2nd Floor, Kallu Building
Madina Chowk, Gawkadal
Srinagar 190001, KASHMIR (INDIA)

Scanned with CamScanner

دانش

شمارہ ۱۱ - ۱۲

مدیرونگراں

ڈاکٹر م، ہ، مسعودی

صدر شعبۂ

شعبۂ فارسی کشمیر یونیورسٹی حضرتبل سرینگر

Scanned with CamScanner

دانش

شمارہ یازدہم و دوازدہم

مجلس مشاورت

جناب ڈاکٹر محمد صدیق نیاز مند صاحب ریڈر

جناب ڈاکٹر غلام رسول جان صاحب لکچرر

جناب ڈاکٹر شہناز زہری کرمانی صاحبہ لکچرر

جناب محمد شفیع خان صاحب لکچرر

جناب ڈاکٹر زبیدہ جان صاحبہ لکچرر

جناب ڈاکٹر سیدہ رقیہ صاحبہ لکچرر

مدیر و نگراں

ڈاکٹر محمد منوّر مسعودی

صدر شعبۂ فارسی

شعبۂ فارسی کشمیر یونیورسٹی حضرت بل سرینگر

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بحق شعبۂ فارسی کشمیر یونیورسٹی محفوظ ہیں

سال اشاعت ۱۹۹۴ء

تعداد .... چھ سو

کاتب .... ضیاء عرفان

مطبع .... انڈین پرنٹنگ پریس سرینگر

قیمت : ۴۵ روپے

ملنے کا پتہ

شعبۂ فارسی کشمیر یونیورسٹی حضرتبل سرینگر

Scanned with CamScanner

اعتذار

مجلۂ "دانش" کا زیرِ نظر شمارہ گذشتہ سال منظرِ عام پر آجانا مطلوب تھا لیکن چند ناگزیر حالات اور مالی مشکلات کی وجہ سے شعبۂ فارسی کے اس مجلہ کی اشاعت میں غیر ضروری تاخیر ہوئی جس کے لئے ہم اس شمارے کے سربرآوردہ مقالہ نگار حضرات سے معذرت خواہ ہیں۔

دراصل یہ شمارہ شعبۂ فارسی کے اس سیمنار کی ایک حسین یادگار ہے جو جناب ڈاکٹر آصف نعیم صدیقی صاحب کی صدارت میں ستمبر ۱۹۸۹ء میں منعقد ہوا تھا جناب پروفیسر شمس الدین احمد صاحب کی سبکدوشی کے بعد جہاں شعبہ کے بہت سارے عبوری کام تعطل کا شکار ہوئے وہاں "مجلۂ" "دانش" کی اشاعت بھی التوا سے دوچار ہوئی۔ اس تعطل کا رشتہ جب آئندہ سالوں سے متصل ہوا تو یہ تعطل اور بھی طویل تر ہوتا گیا۔ پروفیسر شمس الدین احمد صاحب کے بعد سال ڈیڑھ سال کے عرصہ تک جناب ڈاکٹر آصف نعیم صدیقی صاحب شعبہ کے صدر کے فرائض انجام دیتے رہے۔ مارچ ۱۹۹۰ء میں موصوف یونیورسٹی چھوڑ کر چلے

گئے جون ۱۹۹۰ء کے اواخر میں شعبے کی صدارت جناب ڈاکٹر محمد صدیق نیاز مند صاحب کو سونپی گئی اور وہ جون ۱۹۹۳ء تک اس عہدِ صدارت پر فائز رہے جون ۱۹۹۳ء کے اواخر میں ہی شعبے کی صدارت راقم کے ناتوان کندھوں پر آبیٹھی اور ہمیں یہ کہنے میں کوئی تردد نہیں کہ جب ہم نے شعبے کا انتظام سنبھالا تو اس وقت اس کی مجموعی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ ہم نے اپنے رفقاء کار کے تعاون سے یونیورسٹی انتظامیہ کی توجہ شعبے کی خستہ حالی کی طرف مبذول کی۔ الحمد للہ یونیورسٹی انتظامیہ نے شعبے کی ضروریات کو محسوس کیا اور پروفیسر حامدی کشمیری صاحب وائس چانسلر کشمیر یونیورسٹی نے تقریباً تین لاکھ روپے کی ایک چھوٹی سی رقم شعبے کی تشکیلِ نو کے لئے مختص کی اور تعمیرِ نو کا کام شروع ہوا۔ جدید تقاضوں اور ضرورتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے شعبے میں چل رہے ایم۔ اے اور سرٹیفکیٹ کورس (Certificate Course) کے علاوہ ایک اعلیٰ سطحی پروفیشنل کورس "P.G. Diploma in modern spoken persian" کی بھی یونیورسٹی انتظامیہ سے سفارش کی گئی اور انتظامیہ نے اس ضرورت کو بھی بطورِ احسن محسوس کیا۔ چنانچہ اب سرٹیفکیٹ کورس کے علاوہ فارسی میں آئندہ سال سے پی۔ جی۔ ڈپلوما شروع ہو رہا ہے۔ ہم یونیورسٹی انتظامیہ

کے اس بھرپور اور گراں قدر تعاون کے لئے شکر گذار ہیں۔ شعبے کے پاس
کتابوں کا نادر اور نایاب ذخیرہ ایک مدت سے اندھیرے تہہ خانے
میں کس مپرسی کی حالت میں پڑا ہوا تھا۔ ہم نے یونیورسٹی سے انتظامیہ
کے مالی تعاون سے کتب خانے کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ
کرنے کے لئے از سر نو تشکیل دیا چنانچہ اس وقت شعبۂ فارسی کی
سیمنار لائبریری تین کمروں پر مشتمل ہے اور کتب خانے میں عموی
مطالعات کے مرکز کے علاوہ خطاطی، مائیکرو فلم ریڈنگ اور
تحقیق و تدوین کے مراکز قائم ہو چکے ہیں اب کتب خانے کی ہر کتاب
دور سے پکارنے لگی ہے کہ میں یہاں ہوں۔ اس سے یقیناً طلباء اور
محققین کی دلچسپی اور باز نشست میں اضافہ ہوا ہے۔

پی۔ جی۔ ڈپلوما کے ساتھ ساتھ متذکرہ جدید کورسز
کے انعقاد کے لئے پروفیشنل سکل (Professional skill)
اور وسائل وضروریات (Facilities) کی افادیت و اہمیت
کو بھی بروقت محسوس کیا گیا اور یونیورسٹی حکام کی توجہ اس
طرف دلائی گئی تاکہ زبان دانی کے تقاضوں اور ضروریات کو پورا
کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں بھی ہمارے سابق وائس چانسلر
جناب پروفیسر حامدی کشمیری صاحب نے نہ صرف اس ضرورت کو
پوری شدت سے محسوس کیا بلکہ اس کی باضابطہ منظوری بھی دی
اور شعبۂ فارسی میں زبان دانی کی تجربہ گاہ LANGUAGE LAB

کا قیام عمل میں آیا ہماری زیر نگرانی اس پر کام ہو رہا ہے اور مستقبل قریب میں یہ آموزش گاہ بن کر مکمل ہو جائے گی ہم سمجھتے ہیں کہ یونیورسٹی کی یہ دیرینہ تعلیمی ضرورت تھی اور ہماری اس پیش قدمی سے انشاء اللہ یونیورسٹی کے بہت سارے دوسرے شعبے بھی مستفید ہو سکیں گے۔

فارسی کے احیائے نو کے لئے سال بھر سے جو کوششیں یونیورسٹی انتظامیہ کے تعاون سے جاری ہیں ان سے فارسی کی جانب تشویش میں بھی خاصا اضافہ ہوا ہے اور گذشتہ آٹھ سالوں کے مقابلے میں طلباء کی تعداد میں بھی تسلی بخش اضافہ ہوا ہے۔ اب وادی کے علاوہ صوبہ جموں کے طلباء بھی کشمیر یونیورسٹی کی طرف مراجعت کرنے لگے ہیں جو متذکرہ اسباب و وسائل کے فقدان کے سبب بیرونِ ریاست دانشگاہوں میں داخلہ لینے کو ترجیح دیتے تھے لیکن یہ بات کس قدر تکلیف دہ ہے کہ مرکزی اور مقامی حکومت بالخصوص وزارتِ تعلیم کے ذمہ داران اس زبان و ادب کی پیٹھ میں چھرا گھونپ رہے ہیں جس نے اس ملک کے تہذیب و تمدن کے گوناگون پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے۔ ہم نے ذاتی طور پر متعلقہ حکام کو ملکی اور ریاستی سطح پر اس غفلت شعاری کے لئے متوجہ کیا تھا اور تمام متعلقہ اداروں کو آل انڈیا پرشین ٹیچرس ایسوسی ایشن کے ذریعے اور بلا واسطہ بھی اس کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ محکمۂ تعلیم اور سیاست

جہانبانی کے ان حضرات کو فارسی کے ساتھ بے رخی اور عدم توجہی کا
رویہ فوری طور پر ترک کر کے اس عظیم سرمائے کی تشویق و ترویج کا
انتظام ایک فریضہ کے طور پر انجام دینا چاہیئے ہیں اس بات کی بھی
توقع ہے کہ ہمارے موجودہ وائس چانسلر جناب پروفیسر محمد یسین قادری
صاحب جن کے آنے سے امید کی ایک کرن دکھائی دینے لگی
ہے۔ اپنی بھرپور توجہ اس طرف بھی مبذول فرمائیں گے اور
یونیورسٹی سے وابستہ تمام کالجوں کے ذمہ داران پر زور دے دیں گے کہ وہ
اس غفلت کے مرتکب نہ ہونے پائیں اور فارسی کے تئیں اپنی ذمہ داری
کو ایک امانت سمجھ کر مکمل دیانت کے ساتھ نبھائیں۔

شعبۂ فارسی کشمیر یونیورسٹی کو یو۔جی۔سی کی جانب
سے پروفیسر شمس الدین احمد صاحب کے لگاتار کوششوں سے طویل
مدت کے بعد ۱۹۸۸ء میں جو ڈی۔آر۔ایس (D.R.S.)
کا درجہ ملا تھا، اس کا نفاذ بھی خاصی تاخیر کے ساتھ ہوا اور بالآخر
اسی سال اس کی ایک گونہ تکمیل ہوئی۔ ہمیں یہ کہنے میں مسرت محسوس
ہو رہی ہے کہ D.R.S. کی انجام دہی اور کشمیر میں فارسی
کی اہمیت و افادیت کی بنیاد پر اس سال یو۔جی۔سی کی
ریویو کمیٹی نے شعبۂ فارسی کو D.S.A کا درجہ دینے کی
کی سفارش کی ہے جو یونیورسٹی کے لئے ایک اعزاز بھی
ہے اور شعبہ کی ضروریات کی اس ذریعہ سے کفالت بھی ہو سکے

گی۔ اس کو ہم شعبے کی تاریخ میں ایک بڑے اور خوشگوار واقع سے تعبیر کرتے ہیں۔

سال بھر کی ان تمام مصروفیات کے ساتھ ساتھ شعبے میں زیر نظر شمارے کی تدوین و اشاعت کے علاوہ کچھ دوسرے علمی و ادبی کام بھی منظر عام پر آئے۔ ان میں راقم کی تصانیف کشمیر کے فارسی ادب کی تاریخ (۱۷۵۲ء سے ۱۸۱۹ء) "ریخون سے رنجیت تک' (تاریخ کشمیر)' "فکر و نظر" (تحقیق و تنقید) 'ریشہ ہای فارسی در سراسر جہان' (تاریخ روزنامہ ہا) اور "جدید فارسی نثری ادب" شامل ہیں۔ ان کے علاوہ "غزلیات امام حقانی" اور رنجیت سے راؤ تک' (تاریخ کشمیر) زیر طباعت ہیں "فارسی کشمیری ڈکشنری" کا کام بھی زیر تکمیل ہے۔ ہمارے رفقاء کار بھی اپنی علمی اور تحقیقی سرگرمیوں میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ وسائل کی کمی بہرصورت ایسے علمی و ادبی کاموں میں ہمیشہ حائل رہی ہے بالخصوص جب فارسی کے گرد نواح میں اس کے خیر خواہ پس پشت یہ خیال فرماتے ہیں کہ فارسی والوں کو اس طرح کے وسائل کی کیا ضرورت۔ ان کے ہاں تو صرف ایک یا دو طالب علم ہیں۔ یاد رہے کہ ہم فارسی کو طلباء کی تعداد سے نہیں بلکہ اس کی علمی و ادبی اور اخلاقی و ثقافتی عظمت سے پہچانتے ہیں

"دانش" کے ذریعہ شعبے کی کارگزاری سے متعلق چند گذارشات اور معلومات قارئین حضرات تک پہچانا ہم اپنا فریضہ سمجھتے ہیں

Scanned with CamScanner

اس لئے اسس سے مفر نہ ہو سکا۔ "دانش" کے اس شمارے میں سے جو نگارشات اور مقالات آپ تک پہنچ رہے ہیں ان کا تصیحی مطالعہ شعبہ کے لکچرار جناب ڈاکٹر غلام Proof reading رسول جان صاحب نے بڑی تن دہی کے ساتھ انجام دیا ہے انہوں نے کتابت کی کجیوں اور کوتاہیوں کی تصیح کی ذمہ داری اپنے اوپر لے کر ہمارے بوجھ کو خاصا ہلکا کیا تاہم اگر ڈاکٹر موصوف کی محنت کے باوجود اس میں خامیاں رہ گئی ہوں تو اس کے لئے ہم قارئین حضرات سے معذرت خواہ ہیں۔

"دانش" کے لئے "تحقیقی مقالات لکھنے والوں کے ہم از حد ممنون ہیں اور فارسی کے احیائے نو کے متلاشی بھی

یہ شمارہ اپنے تسلسل میں گیارہویں اور بارہویں شمارے کے طور پر یکجا ہو کر قارئین حضرات تک پہنچ رہا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ مستقبل میں بھی آپ اپنی نگارشات اور آراء سے نوازتے رہیں گے۔

م۔ م۔ مسعودی

Scanned with CamScanner